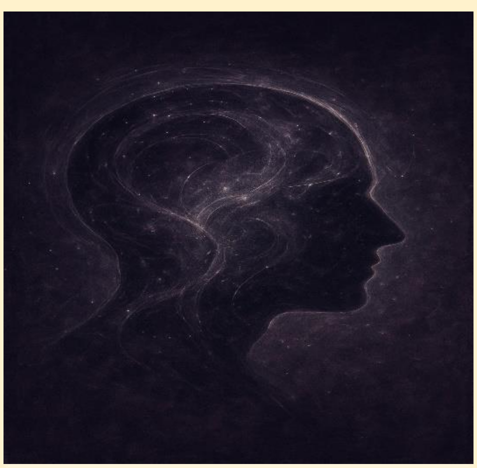
میں کون ہوں؟

ایک فکری مکالمہ









سائنس کی دنیا
SCIENCE KI DUNIYA

تعارف

یہ مکالمہ سائنس کی دُنیا کے ایک ممبر کے سوال سے شروع ہوا، جس میں انہوں نے "میں کون ہوں" جیسے گہرے اور پیچیدہ سوال پر گفتگو کی دعوت دی۔ اس سوال نے گروپ کے دیگر سنجیدہ ممبران کو بھی متحرک کیا اور یوں شعور، مادہ، دماغ، روح اور وجود جیسے موضوعات پر ایک بھرپور علمی تبادلہ خیال شروع ہوا۔ یہ گفتگو کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے کے لیے نہیں بلکہ سوال اٹھانے، سوچنے اور فہم کو وسعت دینے کے لیے کی گئی ہے—اور یہی سائنس کی دُنیا کی اصل روح ہے۔

یہ مختصر کتابچہ اسی فکری تبادلہ خیال کا تحریری ریکارڈ ہے۔ اس کا مقصد بحث کو محفوظ کرنا، دیگر ممبران تک پہنچانا اور آئندہ مکالموں کے لیے بنیاد فراہم کرنا ہے۔

انتظامیہ: سائنس کی دُنیا

مورخہ: 22 اگست 2025

میں کون ہوں؟---ایک فکری مکالمہ

سوال: طفیل گھالو صاحب (ممبر)

میں اگر اپنے جسم کا جائزہ لیتا ہوں تو مجھے فقط یہ دکھائی دیتا ہے کہ سارا جسم بمع دماغ گوشت پوست اور ہڈیوں کے سوا کچھ نہیں تو پھر میں یعنی طفیل کہاں ہے؟

جواب: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

طفیل صاحب، انسان کا دماغ ایک ذہن پیدا کرتا ہے جس ذہن میں اس انسان کی شخصیت جنم لیتی ہے۔ اس کو ثابت کرنا نہایت آسان ہے۔ اگر کسی حفیظ نامی شخص کے سر کو شدید چوٹ لگ جائے یا اسے Anesthesia دیا جائے جس سے دماغ ماؤف ہو جاتا ہے تو جب تک چوٹ یا Anesthesia کا اثر رہتا ہے، 'حفیظ' غائب رہتا ہے۔ جیسے ہی ایسی دوا یا Anesthesia کا توڑ جسم میں داخل کیا جائے، جس سے دماغ دوبارہ کام کرنے لگے تو 'حفیظ' واپس آ جاتا ہے۔ چونکہ حفیظ اپنے دماغ کو دیکھ نہیں سکتا لہٰذا اسے یہ شک بھی نہیں گذرتا کہ 'حفیظ' کی شخصیت اور اس کا شعور حفیظ کے دماغ کی پیداوار ہے۔

سوال و تبصرہ: سعید وڑائچ صاحب (ممبر)

تو کیا ہمارا شعور ہی ہر چیز کا خالق ہے؟ کیونکہ شعور ہی مشاہدہ کرتا ہے تو ہمیں کائنات کا وجود محسوس ہوتا ہے

سوال و تبصرہ: طفیل گھالو صاحب (ممبر)

آخر میں ہی کیوں ہوں؟ میری جگہ کوئی اور کیوں نہیں؟ میں کون ہوں؟ یہ خوشی، غم، درد مجھے محسوس کیوں ہوتا ہے؟

شاید میں لاکھوں کروڑوں سالوں سے موجود تھا۔ مجھے یہ جسم 1965 میں عطا کیا گیا اور پھر میری شناخت کے لیے میرا نام رکھا گیا اور شاید مرنے کے بعد بھی میں ہمیشہ ہمیشہ موجود رہوں گا۔ بس اس وقت مجھے اپنے آپ کو پہچاننے کا شعور نہیں ہو گا۔ ہم سب کی شاید یہی کہانی ہے۔

جواب: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

طفیل صاحب یہ 'طفیل' آپ کے دماغ کے طفیل ہے۔ چونکہ آپ کا دماغ تمام حسیات کو رجسٹر کرتا ہے، پراسس کرتا ہے اور ایک ذہن بناتا ہے جس میں یہ تمام حسیات کا تجربہ ریکارڈ ہوتا ہے۔ اسی تجربے کو لوگوں نے 'طفیل' کا نام دیا ہے۔ چونکہ یہ آپ کے دماغ کی پیداوار ہے اس لئے آپ کا جسم جس چیز کا تجربہ کرے گا یہ 'طفیل' وہی محسوس کرے گا۔ اس کی جگہ کوئی اور نہیں کر سکتا اس لیے کہ آپ کا دماغ 'طفیل' کو تجربہ کروا رہا ہے کسی 'اور' کو نہیں۔

خوشی، غم، درد وغیرہ بھی آپ کا دماغ حسیات کی بنیاد پر آپ کے ذہن میں پیدا کرتا ہے اور ان کے لیے کچھ نیوروٹرانسمٹرز استعمال کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈیپریشن کے مریض (جن میں کہ اکثر نیوروٹرانسمٹرز کی کمی ہوتی ہے) ایسی ادویات کھانے کے بعد بہتر محسوس کرتے ہیں جو ادویات دماغ میں نیوروٹرانسمٹرز کو بڑھادیتی ہیں۔

نشے کے عادی لوگ بھی نشہ اسی لئے کرتے ہیں کہ نشہ آور ادویات بھی دماغ میں ان نیوروٹرانسمٹرز کو بڑھا دیتی ہیں جن کے نتیجہ میں نشئی انسان فرحت محسوس کرتا ہے۔

تبصرہ: طفیل گھالو صاحب (ممبر)

لیکن دماغ کے بغیر وہ شعور نہیں رکھتے بس وہ جاندار کی طرح ایک قسم کے روبوٹ ہی ہوتے ہیں۔

جواب: قدیر قریشی صاحب (ایڈمن)

ایک خلیے کو زندگی گذارنے کے لئے دماغ نہیں چاہئے۔ دماغ کی ضرورت تب پڑتی ہے جب اربوں خلئے ایک جسم کی شکل میں اکٹھے ہوں (جیسا کہ حضرتِ انسان) کیونکہ اتنے خلیوں کو زندہ رکھنے کے لئے جس قدر خوراک چاہئے اسے پانے کے لئے کسی strategy کی ضرورت ہے جو دماغ مہیا کرتا ہے۔ دماغ ایک حقیقت ہے کیونکہ دماغ کی موجودگی پرکھی جاسکتی ہے۔ روح کی حقیقت کا ثبوت ہے آپ کے پاس؟

تبصرہ: شہزاد احمد صاحب (ممبر)

روح، دماغ کے کام کرنے کا ہی تو نام ہے۔

سوال: طفیل گھالو صاحب (ممبر)

نیند، بے ہوشی اور موت ان سب کی کیا ایک ہی کیفیت ہے؟

جواب: شہزاد جاوید صاحب (ممبر)

یہ کہنا کہ دماغ کے بنا وجود گم ہو جاتا ہے یا وجود دماغ کے بنا کوئی وجود نہیں، بچکانہ سی بات ہے۔ اگر طفیل صاحب کا دماغ نکال لیا جائے یا اینستھیزیا تو بھی طفیل صاحب کا وجود رہے گا۔ روح، شعور مادے کی پیدا کردہ خاصیت کا نام ہے۔ اگر مادہ ختم کر دو یا اس جگہ سے ہٹا دو تو روح یا شعور بھی نہیں بچے گا۔ یہ بالکل ایسا ہے، جیسے آپ ایک پھول اٹھاؤ تو اس کی خوشبو مرہون منت ہے اس پھول کی۔ آپ پھول ہٹا دو تو خوشبو بھی ہٹ جائے گی۔ یعنی مادہ پیدا کرتا ہے روح یا شعور کو اور جواب میں شعور اثر انداز ہوتا ہے مادے پر۔

جواب: شاہ ویز جاوید صاحب (ممبر)

جو لوگ مادے کے وجود سے انکاری ہیں، انہیں سندھ کے ذہنی امراض کے اسپتال "گدو بندر" کا پتہ بتا دیں۔ لینن نے مادے کی جو وضاحت کی، وہی مادے کی حقیقی سائنسی خصوصیت ہے۔ مادہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا۔

نیوٹن کا پہلا قانون پڑھیں: مادہ نہ پیدا کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی فنا ہوتا ہے، یہ صرف اپنی شکلیں بدلتا ہے۔ تو میرے بھائی! مادہ ہی شعور دیتا ہے، اور شعور پلٹ کر مادے پر اثر انداز ہوتا ہے۔

جواب: قمر گل صاحب (ممبر)

بہت خوب شاہ ویز بھائی، جدلیاتی مادیت (Dialectical Materialism) کے مطابق مادہ ہی حقیقت کی اصل ہے، نہ کہ خیال۔ مادہ خیال سے آزاد ہے، جبکہ خیال مادے پر منحصر ہے۔ ہمارا دماغ (جو کہ مادے کی شکل ہے اور ہماری کھوپڑی میں موجود ہے) مادہ ہے، لیکن دماغ سے پیدا ہونے والا ذہن (یعنی سوچ) ایک خیال ہے۔ ہم اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے، ورنہ ہم جدید سائنسز، ارتقاء، مادہ اور توانائی کے بقائے قانون (Law of Conservation) اور نظریۂ اضافیت (Theory of Relativity) کا بھی انکار کر رہے ہوں گے۔

اس پوسٹ میں جو سوال اٹھایا گیا ہے، وہ دراصل فلسفے میں جسے "عموم" (Universal) اور "خصوص" (Particular) کہا جاتا ہے، اس سے متعلق ہے۔

جب میں کہتا ہوں کہ میں نے پھل کھائے، تو کیا میں نے واقعی "پھل" کھائے؟ نہیں، میں نے سیب، کیلا یا آم کھایا—اور وہ بھی "یہ" سیب، "یہ" کیلا، یا "یہ" آم۔

ہم نے کبھی "پھل" کو خود نہیں دیکھا، کیونکہ "پھل" ایک عموم (یعنی خیال) ہے، جو میرے دماغ نے ان خاص مادّی اشیاء جیسے سیب، کیلے یا آم سے اخذ کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

سائنس کی دُنیا—سوشل میڈیا پر

Facebook Group 1:

https://www.facebook.com/groups/ScienceKiDuniya

Facebook Group 2:

https://www.facebook.com/groups/duniyaescience

YouTube Channel:

https://www.youtube.com/@sciencekiduniyagroup

Digital Library:

https://archive.org/details/@science_ki_duniya

Whatsapp Channel:

https://whatsapp.com/channel/0029VaQxhefDTkJviMBBs21p

سائنس کی دُنیا
SCIENCE KI DUNIYA